کیا امیر المومنینؑ نے اپنی خلافت پر حدیث غدیر سے استدلال کیا؟

آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی، آیت اللہ جعفر سبحانی مدظلہما العالی

سوال:۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ غدیر کے دن رسول اکرمؐ نے امیر المومنینؑ کی جانشینی اور خلافت کا اعلان فرمایا اور ان کی اطاعت و فرمانبرداری سب مسلمانوں پر واجب کردی۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ:

''جب امیر المومنینؑ کی جانشینی کا اس دن اعلان ہو گیا تو پھر امام علیہ السلام نے اپنی تمام عمر میں اپنی خلافت کے اثبات کے لیے اس حدیث سے کیوں استدلال نہ کیا؟''

جواب:۔ جو کچھ سوال میں فرض کیا گیا ہے اس کے برعکس امام علیہ السلام نے اپنی زندگی میں متعدد بار اپنی حقانیت اور خلافت پر حدیث غدیر سے استدلال کیا ہے۔ اب آپ موقع کی مناسبت سے اپنے مخالفین کو حدیث غدیر سناتے تھے اور یوں لوگوں کے دلوں میں اپنی وقعت کا نقش ثبت فرمایا کرتے تھے۔ فقط امام علیہ السلام نے ہی نہیں بلکہ رسول اکرمؐ کی دختر گرامی حضرت فاطمہؑ، ان کے فرزند گرامی حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور سید الشہداء حضرت امام حسینؑ نے اور کئی ایک بزرگ اسلامی شخصیتوں مثلاً عبداللہ بن جعفر، عمار یاسر، اصبغ بن نباتہ، قیس بن سعد، عمر بن عبدالعزیز اور عباسی خلیفہ مامون نے حتیٰ کہ آپ کے کچھ مخالفین مثلاً عمرو بن عاص وغیرہ نے بھی حدیث غدیر سے استدلال کیا ہے۔

لہٰذا حدیث غدیر سے استدلال خود امیر المومنین علیہ السلام کے وقت سے ہوتا رہا ہے اور ہر دور میں آپ کے عقیدتمندوں نے حدیث غدیر کو آپ کی امامت اور ولایت کے دلائل میں شمار کیا ہے۔ یہاں ہم اس استدلال کے چند نمونوں کی جانب اشارہ کرتے ہیں:

۱۔ شوریٰ کے دن (شوریٰ کے ارکان کا تعین خلیفۂ دوم کے حکم سے کیا گیا تھا اور ارکان کی ترکیب کچھ یوں تھی کہ سبھی سمجھ رہے تھے خلافت حضرت علیؑ کے علاوہ کسی اور کو ملے گی) جب خلافت کی گیند عبدالرحمٰن بن عوف کی جانب سے عثمان کی طرف پھینکی گئی تو امامؑ نے شوریٰ کی رائے کو باطل ثابت کرنے کے لیے تقریر کی اور کہا:

''میں تم سے ایک ایسی بات سے استدلال کرنا چاہتا ہوں کہ جس کا تم میں سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔''

پھر فرمایا:

میں تمھیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا تم میں سے کوئی ایسا شخص ہے کہ جس کے بارے میں پیغمبرؐ نے فرمایا ہو کہ:

''جس کا میں مولا علیؑ بھی اس کا مولا ہے۔ اے پروردگار! جو علیؑ کو دوست رکھے اسے دوست رکھ اور جو علیؑ کی

مدد کرے اس کی مدد کر۔ اور یہ بات حاضرین ان لوگوں تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔'' (مناقب خوارزمی صفحہ ۲۱۷ وغیرہ)

اس موقع پر ارکان شوریٰ نے تصدیق کی اور کہا کہ یہ فضیلت آپ کے علاوہ کسی کو بھی حاصل نہیں۔

بلاشبہ حدیث غدیر سے امامؑ کا استدلال اسی موقع تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ دوسرے مواقع پر بھی آپ نے اس حدیث سے استدلال فرمایا ہے جن کی جانب ذیل میں اشارہ کیا جاتا ہے:

۲۔ایک دن امیر المومنینؑ کوفہ میں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔تقریر کے دوران آپ نے منہ لوگوں کی جانب کیا اور فرمایا: ''میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں تم میں سے جو شخص غدیر میں موجود رہا ہو اور اس نے اپنے کانوں سے سنا ہو کہ پیغمبرؐ نے مجھے اپنی جانشینی کا شرف بخشا وہ کھڑا ہو جائے اور شہادت دے۔لیکن فقط وہ اشخاص کھڑے ہوں جنھوں نے یہ بات رسول اکرمؐ سے خود اپنے کانوں سے سنی ہو اور وہ نہیں جنھوں نے دوسروں سے سنی ہو۔''

اس موقع پر تیس افراد اپنی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور حدیث غدیر سننے کے بارے میں گواہی دی۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اس دن واقعۂ غدیر کو پچیس سال سے زیادہ کا عرصہ گذر چکا تھا اور رسول اکرمؐ کے بعض صحابی اس وقت کوفہ میں نہ تھے یا اس سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے اور ممکن ہے کہ بعض اشخاص نے مختلف وجوہ کی بنا پر گواہی دینے سے کوتاہی برتی ہو ورنہ گواہوں کی تعداد زیادہ ہوتی۔

مرحوم علامہ امینی نے اس حدیث کے متعدد مصادر اپنی نفیس کتاب میں درج کیے ہیں۔خواہشمند حضرات اس کتاب سے رجوع کر سکتے ہیں۔(الغدیر جلد ا صفحات ۱۵۳-۱۷۱)

۳۔عثمان کے دور خلافت میں ایک دن مہاجرین اور انصار پر مشتمل دو سو بزرگوار مسجد نبویؐ میں جمع تھے اور مختلف موضوعات پر گفتگو کر رہے تھے۔دوران گفتگو قریش کی فضیلت، سبقت اور ہجرت کی بات چل نکلی۔چنانچہ قریش کا ہر قبیلہ اپنی ممتاز شخصیتوں پر فخر کا اظہار کرنے لگا۔

یہ مجلس دن کی ابتدائی ساعات میں شروع ہوئی اور ظہر تک جاری رہی۔اس دوران میں بہت سے لوگوں نے باتیں کیں لیکن امیر المومنینؑ فقط ان کی باتیں سنتے رہے اور کچھ نہیں بولے۔اس موقع پر اچانک لوگوں نے آپ سے مخاطب ہو کر استدعا کی کہ آپ بھی کچھ ارشاد فرمائیں۔

امام علیہ السلام لوگوں کے اصرار پر اٹھ کھڑے ہوئے اور رسول اکرمؐ سے اپنے رشتے اور اپنی سابقہ خدمات کے بارے میں گفتگو کی۔اس دوران آپؑ نے فرمایا:

''تمھیں یاد ہوگا کہ غدیر کے دن اللہ نے رسول اکرمؐ کو حکم دیا کہ جس طرح آپ نے نماز، زکات اور مراسم حج کے احکام لوگوں پر واضح کر دیے ہیں اسی طرح مجھے لوگوں کا پیشوا قرار دیں۔اور اسی امر کی انجام دہی کے لیے پیغمبر اکرمؐ نے ان الفاظ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

''خدائے تعالیٰ نے مجھے ایک کام کے انجام دینے کا حکم دیا ہے اور میں ڈرتا تھا کہ مبادا کچھ لوگ خدا کا پیغام پہنچانے کے بارے میں میری تکذیب کریں لیکن خدائے تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں وہ پیغام پہنچا دوں اور اس

نے مجھے یہ تسلی بھی دی ہے کہ وہ مجھے لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔''

ہاں! اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ خدا میرا مولا ہے اور میں مومنوں کا مولا ہوں اور میں ان کے لیے خود ان سے بھی برتر ہوں!''

اس موقع پر نبی اکرمؐ نے فرمایا:

''علی! اٹھو اور میں اٹھ کھڑا ہوا پھر آپ نے اپنا منہ لوگوں کی جانب کیا اور فرمایا:

''جس کا میں مولا ہوں اس کا علی بھی مولا ہے۔ خداوند! اُسے دوست رکھ جو اِسے دوست رکھے اور اُسے دشمن رکھ جو اِسے دشمن رکھے۔''

اس موقع پر سلمان فارسیؓ نے رسول اکرمؐ سے پوچھا کہ ''علیؑ ہم پر کس قسم کی ولایت رکھتے ہیں؟''

آنحضرتؐ نے فرمایا:

''تم پر علیؑ کی ولایت اسی طرح ہے جس طرح تم پر میری ولایت ہے۔ میں جس کی جان پر تصرف رکھتا ہوں علیؑ بھی اس کی جان پر تصرف رکھتے ہیں۔'' (فرائد السمطین باب ۵۸۔)

۴۔ یہ صرف حضرت علیؑ ہی نہیں ہیں جنھوں نے اپنے مخالفین کے جواب میں حدیث غدیر سے استدلال فرمایا ہے بلکہ رسول اکرمؐ کی دختر گرامی قدر نے ایک تاریخی دن کو اپنا حق حاصل کرنے کے لیے گفتگو فرمائی تو صحابۂ رسولؐ سے مخاطب ہو کر کہا:

''کیا تم غدیر کا دن بھول گئے ہو پیغمبرؐ نے علیؑ کے لیے فرمایا: **من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ**

۵۔ جب امام حسنؑ نے معاویہ سے صلح کرنے کا فیصلہ کیا تو کھڑے ہو کر ان الفاظ میں خطبہ ارشاد فرمایا:

''خدا تعالیٰ نے اسلام کے وسیلے سے اہلبیت پیغمبرؐ کو عزیز رکھا اور ہمیں منتخب فرمایا اور ہمیں ہر قسم کی نجاست سے پاک کیا۔

پھر آپ نے فرمایا:

ساری امت نے سنا کہ پیغمبرؐ نے علیؑ کو مخاطب کر کے کہا: ''تمھیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی۔''

سب لوگوں نے دیکھا اور سنا کہ غدیر خم میں پیغمبرؐ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور لوگوں سے کہا:

جس کا میں مولا ہوں پس علیؑ بھی اس کے مولا ہیں۔ خداوندا! اسے دوست رکھ۔۔۔۔ (ینابیع المودۃ صفحہ ۴۸۲)

۶۔ حضرت امام حسینؑ نے بھی سرزمین مکہ میں ایک بہت بڑے مجمع کو خطاب کرتے ہوئے جس میں بہت سے صحابۂ رسولؐ بھی موجود تھے یوں ارشاد فرمایا:

''میں تمھیں خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تمھیں علم ہے کہ غدیر خم میں پیغمبرؐ نے علیؑ کو خلافت اور ولایت کے لیے منتخب کیا اور فرمایا: جو حاضر ہیں وہ (یہ پیغام) ان تک پہنچا دیں جو غیر حاضر ہیں۔''

ان سب نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں۔

علاوہ ازیں کئی ایک اصحاب رسولؐ مثلاً عمار یاسر، زید بن ارقم، عبد اللہ بن جعفر، اصبغ بن نباتہ رضوان اللہ علیہم اور دوسرے افراد امام علی علیہ السلام کی خلافت اور ولایت کے بارے میں اس حدیث سے استدلال کرتے تھے۔

الغدیر (جلد ا صفحات ۱۴۶۔۱۹۵)